①

MOCK EXAM Date: ________

NOA-129 حمزہ عباسی

سوال ۲۔

یوم جزا و سزا کا اسلامی تصور

تعارف:

یوم جزا و سزا کے لیے لفظ "آخرت" استعمال ہوا ہے۔ آخرت کے معنی ہیں "بعد میں آنے والی"۔ چونکہ قیامت کا دن جزا و سزا کا دن ہوگا اسی لئے اسے آخرت کہا گیا ہے کیونکہ کسی بھی کام کا معاوضہ اس کام کے کرنے کے بعد ہی دیا جاتا ہے۔ دنیا میں انسان جو بھی کام کرتا ہے اس کا ذمہ دار وہ خود ہوگا۔ قرآن میں دنیا کی زندگی کو دھوکے سے تشبیہ دی گئی ہے۔

"اور دنیا کی زندگی تو سوائے دھوکے اور فریب کے کچھ بھی نہیں۔"

(القرآن)

Date: ____________

عقیدہ آخرت کے انسانی زندگی پر اثرات

اپنے رب کے روبرو پیش ہونے کا احساس انسان کو نہ صرف برے کام کرنے سے روکتا ہے بلکہ انعام حاصل کرنے کی لگن بھی اسے اچھائی کی طرف مدعو کرتی ہے۔ عقیدہ آخرت انسانی زندگی پر کئی اثرات مرتب کرتا ہے جن میں سے چند کی تفصیل ذیل میں دی گئی ہے۔ ~~ارشاد ہے~~ ایمان مفصل میں عقیدہ آخرت پر ایمان لانے کو اسلام کا لازمی جزو قرار دیا گیا ہے۔

۱۔ <u>انفرادی زندگی</u>:

قرآن میں یہ واضح کردیا گیا ہے کہ کوئی کسی اور کے اعمال کا حساب نہیں دے گا اور ہر شخص اپنے کیے کا خود ذمہ دار ہو گا۔ جس دن نفسا نفسی کا عالم ہو گا اور جب کوئی کسی کی مدد نہیں کر سکے گا ~~اور~~ تو انسان کا اس وقت کا دارومدار اپنے اعمال پر ہو گا۔ جس طرح انسان جوانی میں اپنے بڑھاپے کے سہارے کا انتظام کرتا ہے اسی طرح انسان دنیا میں اپنی آخرت کی فکر کرتا ہے۔ قرآن میں ارشاد ہے۔

"بے شک جو اچھائی کرے گا اسے اس کا اجر دیا جائے گا اور جو برائی کرے گا وہ اسے بھی پالے گا۔"

(القرآن)

2)

Date: ____________

۲- احتساب:

دنیا کا کتنا ہی بڑا حکمران کیوں نہ ہو، اس کی دنیا میں کوئی نہ کوئی کمی ہمیشہ رہے گی۔ جب کہ قیامت کے دن تمام بادشاہوں کا بادشاہ، اللہ عزوجل اپنی عدالت لگائیں گے اور انصاف کو یقینی بنائیں گے۔ دنیا میں کی گئی تمام ناانصافیوں کا بدلہ وہاں لیا جائے گا۔ قرآن میں اللہ کا ارشاد ہے۔

ترجمہ: ["بتاؤ! آج کس کی بادشاہی ہے"]
(القرآن)

۳- عدل و انصاف:

اللہ تعالیٰ عادل ہے اور عدل کرنے والوں کو ہی پسند کرتا ہے۔ قیامت کے دن میزانِ عدل کا قائم ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ انسان نے دنیا میں عدل و انصاف کو یقینی بنانا ہے

ترجمہ: ["اور تم ناپ تول میں کمی نہ کرو"]
(القرآن)

جو رب تجارت میں بھی انصاف کرنے کا حکم دیتا ہے وہ پھر انسانوں کو باقی معاملات میں بھی عدل و انصاف کے پیمانوں کو برقرار رکھنے کا درس دیتا ہے۔

Date:

٦۔ نیکی سے رغبت اور برائی سے اجتناب:

عقیدہ آخرت کا لازمی پہلو انسان کی اصلاح ہے۔ جنت میں حاصل ہونے والے تمام لوازمات کی حصول اور جہنم کا خوف اور ڈر اسے دنیا میں اچھے کام کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔

انسان تزکیہ نفس کے ذریعے ہی اپنا محاسبہ کر سکتا ہے۔ یہ وہ عمل ہے جس سے نہ صرف وہ اپنے لئے بلکہ دوسروں کے لئے بھی راہ ہموار کر دیتا ہے۔ قرآن میں ارشاد ہے۔

ترجمہ: ''تم وہ امت ہو جو لوگوں کی بھلائی کے لئے اتاری گئی ہے۔ تم نیکی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے روکنے والے ہو۔''

(القرآن)

٥۔ معاشرے کی اجتماعی اصلاح کی ذمہ داری

انسان ایک معاشرے میں لوگوں کے ساتھ مل جل کر رہتا ہے اور اسی وجہ سے اسے ان لوگوں سے ایک رغبت ہوتی ہے۔ گویا وہ ان کے لئے بھی اچھے انجام کی توقع رکھتا ہے اور انھیں اچھائی کا درس دیتا ہے۔ لوگوں کو نیکی کی رغبت دینا ہی

Date: ____________

معاشرے کے اصلاح کی طرف پہلا قدم ہے

آنحضرت ﷺ کی تبلیغ دین میں بھی یہ بات واضح تھی کہ کس طرح پہلے گھر، پھر خاندان اور پھر معاشرہ کو اسلام سے روشناس کروایا۔

[فرد ← گھر ← محلہ ← معاشرے کی اصلاح]

۶- **زندگی کے مقصد کا حصول:**

عقیدہ آخرت سے ہی انسان اپنی زندگی کا حقیقی مقصد حاصل کرتا ہے۔ کیونکہ وہ جانتا ہے کہ اس زندگی کے بعد ہی اصل زندگی کی ابتداء ہوگی جو کہ ہمیشہ باقی رہنے والی ہے۔ اپنی آخرت کو بہتر بنانے کی لگن انسان کو نہ صرف انفرادی بلکہ اجتماعی زندگی میں بھی اچھے کام کرنے کی طرف مائل کرتی ہے۔ آخرت کو بیان کرتے ہوئے رب کائنات فرماتا ہے۔

ترجمہ ["اور آخرت بہتر اور باقی رہنے والی ہے"]
(القرآن)

Date: ______

حاصل سبق:

یوم جزا و سزا کے اسلامی تصور
کو مدنظر رکھ کر ہی انسان ایک بہتر معاشرے کی
تکمیل کر سکتا ہے۔ کیونکہ یہ وہ عقیدہ ہے
جو نہ صرف اسے اپنی انفرادی زندگی کو آخرت
کے مطابق ڈھالنے کا درس دیتا ہے بلکہ اسے
اپنے معاشرے کی اصلاح کی طرف بھی مائل
کرتا ہے کیونکہ آخرت کی زندگی ہی ہمیشہ
رہنے والی ہے

↔

↔

(سوال ۳)

زکوۃ اور صدقات کا نظام

تعارف - معنی و مفہوم

زکوۃ کے معنی بڑھنا اور نشوونما پانے
کے ہیں جب کہ صدقات کے معنی عطیہ کرنے
کے ہیں۔ زکوۃ کا مقصد مال کو پاک کرنا ہے
اور صدقات کا مقصد بلاؤں، آفتوں اور پریشانیوں
کو ٹالنا ہے

Date: ______

اسلام میں زکوٰۃ سے مراد وہ خاص مقدار جو انسان ایک مال پر سال مکمل ہونے پر کسی صاحب حق کو ادا کرتا ہے۔ اس خاص مقدار کو نصاب کہا جاتا ہے اور صاحب حق سے مراد وہ لوگ ہیں جنہیں زکوٰۃ دی جاسکتی ہے۔ انھیں مصارف زکوٰۃ بھی کہا جاتا ہے

نظام زکوٰۃ:

اسلام نے زکوٰۃ کا واضح اور قابل عمل نظام قائم کر دیا ہے۔ زکوٰۃ کے نظام کو سمجھنے کیلئے نظام نصاب اور مصارف زکوٰۃ کا علم ہونا لازم ہے

نصاب:

نصاب سے مراد وہ خاص مقدار ہے جس پر سال مکمل ہونے پر زکوٰۃ فرض ہوتی ہے۔ اسلام نے یہ مقدار ساڑھے سات تولے سونا یا ساڑھے باون تولے چاندی کے برابر رکھی ہے۔ اگر کسی شخص کے پاس مال کی مقدار اس قیمت کو سال پورا ہونے پر پہنچتی ہے تو اس پر زکوٰۃ فرض ہوتی ہے۔

سونا = $7\frac{1}{2}$ تولے

چاندی = $52\frac{1}{2}$ تولے

Date:

شرح:

شرح کا مطلب ہے مال کا وہ حصہ جو زکوٰۃ کیلئے ادا کرنا ہوگا۔ اسلام نے زکوٰۃ کی شرح اڑھائی فیصد مقرر کی ہے

شرح = 2.5%

مصارفِ زکوٰۃ:

قرآن میں مصارفِ زکوٰۃ کی تعداد 8 ہے۔

ارشاد ہے۔

"اور زکوٰۃ کا مال تو غریبوں، مسکینوں، عاملین، اسلام میں نئے داخل ہونے والوں، گردن چھڑانے، قرض داروں کا قرض ادا کرنے، مسافروں اور محکمہ زکوٰۃ والوں کیلئے ہے"

اس آیت کے مطابق درج ذیل آٹھ مصارفِ زکوٰۃ ہیں

1۔ فقراء
2۔ مساکین
3۔ عاملین
4۔ نومسلم
5۔ غلام
6۔ قرض دار
7۔ ابن سبیل
8۔ فی سبیل اللہ۔

Date: ____________

انسانی زندگی پر اثرات

چونکہ انسانی زندگی میں اتار چڑھاؤ آتے رہتے ہیں اور زکوٰۃ وہ مالی عبادت ہے جس کا تعلق انسان کی نفسانی خواہش کو قابو میں کرنا ہے اس لیے اس کی اہمیت بھی زیادہ ہے۔ زکوٰۃ ادا کرنے سے معاشرے میں کئی طرح کے رد و بدل دیکھنے کو ملتے ہیں جن سے اچھائی کا پھول رونما ہوتا ہے

۱۔ زکوٰۃ کی اہمیت:

زکوٰۃ کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ قرآن میں نماز کے ساتھ ساتھ متعدد بار زکوٰۃ کا حکم بھی آیا ہے۔
ارشاد ہوا۔

"اور نماز قائم کرو، اور زکوٰۃ ادا کرو۔"

(القرآن)

خلیفہ اول ابوبکرؓ کے دور میں جن لوگوں نے زکوٰۃ ادا کرنے سے انکار کیا، آپؓ نے ان کے خلاف جہاد کیا۔ یہ جہاد اس بات کی علامت ہے کہ زکوٰۃ کا ادا نہ کرنا انفرادی مسئلہ نہیں بلکہ اجتماعی مسئلہ ہے اور اس نوعیت کا مسئلہ ہے کہ خلیفہ اول نے منکرینِ زکوٰۃ کے خلاف جہاد کیا۔

Date:

2- زکوٰۃ سے انکاری لوگوں کے لئے وعید:
زکوٰۃ کا انکار کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ نے قرآن میں سخت عذاب کی وعید سنائی ہے فرمایا:
"جو لوگ سونا اور چاندی جمع کر کے رکھتے ہیں اور اس کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتے تو قیامت کے دن تمہارا سونا چاندی پگھلا کر ان کے آنکھوں اور کانوں میں ڈالا جائے گا اور کہا جائے گا کہ یہ ہے وہ مال جو تم جمع کرتے تھے۔ اب اس کی سزا کا مزہ چکھو"
(القرآن)

3- مال کا پاک ہونا:
زکوٰۃ ادا کرنے سے مال پاک ہو جاتا ہے اور اس میں برکت پیدا ہوتی ہے جس مال میں سے زکوٰۃ ادا کی جائے اس مال کو اللہ تعالیٰ اپنے خزانوں سے بڑھا دیتے ہیں اور وہ شخص کبھی مال کی تنگی محسوس نہیں کرتا۔

4- مال کا حرص ختم ہونا:
چونکہ زکوٰۃ بنا کسی معاوضے

Date:

کے ادا کی جاتی ہے اور بظاہر مال کم ہوتا ہوتا ہے
اسی لیے فرمایا گیا کہ زکوٰۃ سے مال پاک ہوجاتا ہے۔
اسی کا دوسرا پہلو یہ ہے کہ انسان کے دل سے
مال کا حرص و لالچ ختم ہوجاتا ہے۔ زکوٰۃ
وہ مالی عبادت ہے جس کا اجر اللہ دنیا و آخرت
میں عطا کرتے ہیں

5) زکوٰۃ و صدقات سے سود کا خاتمہ:
چونکہ سود قرض پر
لیا جاتا ہے یا دیا جاتا ہے اور زکوٰۃ و صدقات تو وہ مال
ہے جو بلا معاوضہ دیا گیا ہو تو اسے "قرضِ حسنہ"
بھی کہا گیا ہے۔ سود لینا اللہ اور رسول ﷺ کے ساتھ
اعلانِ جنگ ہے۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے قرآن
میں فرمایا۔
"اللہ سود کو ختم کرتا اور صدقات کو بڑھاتا ہے"
(القرآن)

6. دولت کی گردش:
اسلام نے دولت کو کچھ ہاتھوں میں
روکنے سے منع کیا ہے اور زکوٰۃ ہی وہ عبادت ہے جس
سے مال گردش کرتا ہے۔ یوں معاشرے میں نادار
اور غریب لوگوں کی اصلاح بھی ممکن بنائی
جاتی ہے اور دولت کچھ لوگوں کے ہاتھوں میں
رہنے کی بجائے معاشرے کے حقداروں تک پہنچتی ہے

Date: ____________

-7 معاشرے کے نظام کی اصلاح:

چونکہ دولت گردش کرتی

ہے اسی وجہ سے معاشرے کے مفلس لوگ بجائے اوچھے ہتھکنڈوں

کے معاشرے میں رہ کر ہی بہتر مواقع تلاش کرتے ہیں

دولت کی گردش سے جرائم کا خاتمہ ممکن ہے

کارل مارکس کا کہنا ہے کہ

"معاشرے میں جرائم کی وجہ معاش کا نہ ہونا ہے" -

حاصل بحث:

زکوٰۃ ایک مالی عبادت ہے جس سے

نہ صرف معاشرے کے امراء کی روحانی اصلاح ہوتی

ہے بلکہ غرباء کی بھی کفالت ممکن بنائی جاسکتی

ہے۔ اسی وجہ سے زکوٰۃ کو اسلامی معاشرے میں

قدرے اہمیت حاصل ہے۔ معاشرے سے برائیوں

کا سدِ باب کرنے اور دولت کی گردش کو ممکن

بنانے میں بھی ہی معاشرے کی کامیابی ہے

سوال # 6

خطبہ حجۃ الوداع اور انسانی حقوق کا پہلا چارٹر

آپؐ نے اپنی زندگی کا پہلا اور آخری حج 10 ہجری میں فرمایا۔ خطبہ حجۃ الوداع کو انسانی حقوق کا پہلا چارٹر بھی کہا جاتا ہے کیونکہ اس میں آپؐ انسانوں کے حقوق کی تفصیل بتادی کہ ایک شخص کے حقوق کسی دوسرے کے فرائض ہوتے ہیں اور باہمی طور پر حقوق پورے تب ہی ملیں گے جب سب اپنے فرائض پورے کریں گے۔

حقوق کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے

i) حقوق اللہ۔ (اللہ کے حقوق)

ii) حقوق العباد۔ (لوگوں کے حقوق)

انسانی حقوق

1- جان و مال کا حق:

آپؐ نے لوگوں سے کئی مرتبہ دریافت کیا کہ آج دن کونسا ہے۔ یہ مہینہ کونسا ہے اور یہ جگہ کونسی ہے۔ جب لوگوں نے جواب

Date:

دے دیا تو آپ نے فرمایا

"اے لوگو! تمہاری جان اور تمہارا مال
اسی طرح مقدس ہیں جیسے یہ دن،
یہ مہینہ اور یہ شہر"
(الحدیث)

② ۔ مساوات:

اگرچہ ہجرتِ مدینہ کے بعد مواخات
کا رشتہ قائم کر دیا گیا تھا لیکن آپؐ نے خطبہ حجۃ
الوداع کے موقع پر فرمایا۔

"کسی عربی کو عجمی پر اور کسی عجمی کو عربی پر،
کسی کالے کو گورے پر اور کسی گورے ~~کالے~~ کو
کالے پر کوئی برتری نہیں۔ فضیلت صرف
تقویٰ کی بنیاد پر ہے"
(الحدیث)

③ عورتوں کے حقوق:

زمانہ جاہلیت میں لڑکیوں کو
زندہ درگور کر دیا جاتا تھا لیکن اسلام نے
عورت کو عزت بخشی، اسے معاشرے میں
ایک مقام دیا اور لوگوں کو اس کی قدر
و منزلت سے متعارف کروایا۔ اسی پہلو
کو اجاگر کرنے کیلئے آپؐ نے فرمایا۔

Date:

"لوگو! عورتوں کے بارے میں اللہ سے ڈرو۔ تم نے انھیں اس کے کلام سے اپنے اوپر حلال کیا ہے۔ اگر وہ برائی سے باز رہیں تو ان کے ساتھ حسن سلوک کرو، نان و نفقہ کا خیال کرو۔"

(الحدیث)

(۶) غائب کے حقوق:

خطبہ کے بعد آپ نے فرمایا

"جو لوگ حاضر ہیں، وہ میرا پیغام ان تک پہنچائیں جو یہاں موجود نہیں ہیں اور وہ پھر میرا پیغام ان تک پہنچائیں جو دوسرے ہیں۔"

(الحدیث)

عورتوں کے وقار کے مطابق حکم نیز عورتوں کے حقوق

آپ نے عورتوں کے مقام و مرتبہ کو کئی موقعوں پر اجاگر کیا ہے۔ انسانی وقار و عظمت کا لازمی جزو ہونے کے ساتھ ساتھ عورت معاشرے کی تکمیل و ترقی میں بھی اہم کردار ادا کرتی ہے اور اسلام نے عورت کو اس کی شناخت دلائی۔

۱- ماں کے حقوق -

آپ نے ماں کی عظمت کو اجاگر کرتے ہوئے فرمایا -

"جنت ماں کے قدموں تلے ہے"

(الحدیث -)

ایک اور جگہ ارشاد فرمایا -

"اگر میں عشاء کی نماز کیلئے کھڑا ہوتا اور میری ماں مجھے آواز دیتی تو میں نماز چھوڑ کر ماں کی آواز پر لبیک کہتا -"

(الحدیث)

(۵) بیوی کے حقوق :

آپ نے ارشاد فرمایا -

"لوگو! تم میں سے بہترین وہ ہے جو اپنے گھر والوں کیلئے بہتر ہے اور میں تم سب میں اپنے گھر والوں کیلئے سب سے بہتر ہوں"

(الحدیث)

3) بیٹی کے حقوق:

زمانہ جاہلیت کے رسم و رواج کا قلع قمع کر کے عورت کی تعلیم و ترقی پر زور دیا گیا۔ آپ نے حضرت فاطمہ رض کے ساتھ سلوک کو مثالی بنا دیا اور حضرت عائشہ رض کی تعلیم و تربیت، امت کیلئے ایک مثال قائم کر دی۔

4) وراثت میں حق:

آپ نے خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر انسانی حقوق کو اجاگر کرتے ہوئے انھیں وراثت میں بھی عورتوں کا حق دینے کی ترغیب دی۔ اسلام نے وراثت کے اصول قائم کر دیے ہیں اور یہ خطبہ حجۃ الوداع میں اجاگر کر کے بتا دیا ہے کہ عورت کے بغیر معاشرہ کی تکمیل ممکن نہیں۔

5) تعلیم کا حق:

آپ کا ارشاد ہے۔

"تم میں سے جو شخص اپنی اولاد کو تحفہ دینا چاہے تو اسے چاہیے کہ وہ ان کے لیے تعلیم کا بندوبست کرے"

(الحدیث)

Date: ______

(4) حسن سلوک:

آپ نے عورتوں کے ساتھ حسن سلوک کی ترغیب دی۔ یہاں تک کہ آپ نے بدکاری پر بھی سخت سزا دینے سے منع فرمایا ہے۔

"لوگو اپنی عورتوں کے ساتھ حسن سلوک کرو اور اگر وہ بدکاری کریں تو

"لوگو تم عورتوں کے کسی چیز کے بھی حق دار نہیں ہو سوائے اس کے کہ وہ بدکاری کریں اور تم انھیں جھڑکو مگر ایسے کہ نشان نہ پڑنے پائے۔"

القرآن

حاصلِ سبق:

آنحضرتؐ نے قلیل مدت میں دنیا کی کایا پلٹ دی اور اس میں اول فہرست پہ عورتوں کا وقار و مرتبہ ہے۔ اسلام نے عورت کو عزت بخشی، انسانوں بشمول غلاموں کو حقوق عطا کئے اور انھی پہلوؤں کو آپؐ نے خطبۃ حجۃ الوداع کے موقع پر اجاگر کیا۔

Date:

سوال ۸

(ب)

اسلام میں تعلیم کی اہمیت:

اسلام نے تعلیم و تربیت پر زور دیا ہے جس کی واضح مثالیں ہمیں سیرت طیبہ سے ملتی ہیں۔ نہ صرف دنیاوی بلکہ دینی تعلیم بھی انسان کی ترقی کا راز ہے۔

① دین و دنیا کی تعلیم:

اللہ تعالیٰ نے قرآن میں ارشاد فرمایا۔

"اور دنیا سے اپنا حق لینا نظر انداز نہ کرو"۔
(القرآن)

آیتِ قرآن سے اس بات کا اندازہ ہوتا ہے کہ نہ صرف دنیاوی اور دینی تعلیم ضروری ہے بلکہ اسلام اس کی ترغیب بھی دیتا ہے۔

"اسلام میں ترکِ دنیا کا کوئی مقام نہیں"۔ (الحدیث)

Date: ____________

① معلم:

علم کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا۔

"بے شک مجھے معلم بنا کر بھیجا گیا ہے"

(الحدیث)

② مدت تعلیم:

آپؐ نے ارشاد فرمایا۔

"ماں کی گود سے لے کر قبر تک علم حاصل کرو"

(الحدیث)

گویا تعلیم حاصل کرنے کی کوئی عمر مقرر نہیں اور جہاں سے بھی علم حاصل ہو رہا ہو انسان کو چاہیے کے اس سے مستفید ہو۔

حضرت علیؓ کا قول ہے

"جس نے مجھے ایک لفظ بھی سکھایا اس نے مجھے زندگی بھر کیلئے اپنا غلام بنایا"

③ جنت کے باغ:

آپؐ نے مسجد نبویؐ میں ایک علم کی محفل دیکھ کر ارشاد فرمایا۔

"علم کے حلقے جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہیں۔"

(الحدیث)

④ جنگ بدر سے سبق:

علم کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ جنگ بدر کے پڑھے لکھے قیدی جو فدیہ ادا نہ کر سکے انھیں حکم دیا گیا کہ وہ دس دس مسلمان بچوں کو پڑھنا لکھنا سکھا کر اپنی آزادی حاصل کر سکتے ہیں۔

حاصل بحث:

مطالعہ اسلام سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ اسلام نے تعلیم و تربیت و ترقی کے ساتھ جوڑا ہے۔ آپؐ نے خود اصحاب کو دوسری زبانیں سیکھنے کا حکم دیا تاکہ اسلام کی تعمیر و ترقی میں اضافہ ہو۔ گویا تعلیم ہی کسی بھی قوم کی ترقی کی ضمانت ہے۔

سوال - ۸

(۱)

شریعت اور ذرائع

شریعت سے مراد اسلامی قانون ہے اور آج
کے دور میں اس کے کئی ماخذ ہیں
کچھ ماخذ درج ذیل ہیں۔

قرآن =

جو احکامات اللہ نے قرآن میں دے دیے
وہ شریعت کے اولین ماخذ ہیں۔

حدیث:

حدیث نبوی سے جو چیز ثابت ہو جائے
وہ بھی شریعت میں آتی ہے۔ احادیث میں
کئی اقسام ہیں

قولی حدیث اور فعلی حدیث کے ساتھ ساتھ
حدیث کے صحیح ہونے کو بھی لازم ہونا ضروری ہے

Date:

اجماع:

کوئی ایسا مسئلہ جس کی براہ راست ہدایات قرآن و سنت سے نہ ملیں تو اس پر امت مسلمہ کا اجماع ہونا بھی اسے شریعت کا ماخذ مانا ہے

اجتہاد:

اجتہاد سے مراد کسی بھی مسئلے کو قرآن و سنت کی روح سے جانچ کر اس پر کوئی رائے قائم کرنا۔

قیاس:

قیاس سے مراد کسی بھی مسئلے پر رائے قائم کرتے ہیں۔